مناجات

مناجات

ساجد حمید

آغازِ سفر پر اذکار

(۱)

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى. اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ۔

اے اللہ، ہم اس سفر کے لیے بر و تقویٰ کا زادِ سفر طلب کرتے ہیں اور تیرے پسندیدہ عمل کی توفیق چاہتے ہیں۔

اے اللہ، ہمارے لیے یہ سفر آسان کردے، اس کی طوالت کو کم کردے۔

اے اللہ، تو سفر میں ہم مسافروں کا رفیق اور ہمارے پیچھے ہمارے گھر والوں کا محافظ و نگران ہے۔

اے اللہ، ہم سفر کی مشقت سے، غم ناک مناظر سے اور ایسی واپسی جس سے گھر میں اہل و عیال اور مال و دولت میں کوئی بھی خرابی اور کمی ہو، تیری پناہ چاہتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کا آغاز اس بات سے کیا ہے کہ اے اللہ ہمیں زادِ راہ کے طور پر بر و تقویٰ کی نعمت سے بہرہ مند فرما۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا قرآنِ مجید کی ہدایت کے مطابق کی ہے۔ قرآنِ مجید نے حج کے سفر کے لیے حج میں رفث و فسوق سے روکتے ہوئے یہ فرمایا کہ حج پر جاتے ہوئے فسق و فجور اور رفث و فساد کا عزم و ارادہ نہ کرو۔ بلکہ تقویٰ و نیکی کا زادِ راہ اختیار کرو۔ تزودا فإن خير الزاد التقوى۔ (البقرہ ۲: ۱۹۷)۔ تقویٰ کو زاد راہ بناؤ، اس لیے کہ یہ سب سے بہتر زادِ راہ ہے۔

افسوس ہے کہ اس وقت اکثر حاجی اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کا خیال نہیں کرتے اور حج کرتے وقت بھی صحیح معنی میں تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ اس زادِ راہ کی کمی کا منظر دیکھنا ہو تو حجرِ اسود کے پاس استلام کے موقع پر دیکھا جا سکتا ہے کہ ایسے لوگ کس طرح کمزور اور بوڑھے حاجیوں کے لیے نہایت تکلیف کا باعث بنتے اور نہایت مصروفیت کے وقت حجرِ اسود پر قبضہ کیے کھڑے رہتے ہیں۔ یہ سب تقویٰ کے خلاف ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ہدایت کے مطابق حج کے سفر کے علاوہ اسی زادِ سفر کی دعا ہے۔

اس دعا کا مزاج بھی تعلیمی ہے۔ اس میں تقویٰ کا زادِ راہ اپنانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جب آدمی گھر سے لمبے سفر کے لیے نکلتا ہے تو اس کے عزائم کئی طرح کے ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح سفر اچھے امکانات کے ساتھ برے امکانات کے پیدا کرنے کا وسیع ذریعہ بھی بنتا ہے۔ گھر سے نکلتے وقت آدمی کے عزائم جیسے بھی ہوں سفر کے پیدا کردہ یہ امکانات ان عزائم میں تبدیلی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

دوسرے شہروں یا ملکوں میں ایک خاص طرح کی آزادی بھی آدمی کو حاصل ہو جاتی ہے۔ نہ اس کے عزیزوں میں سے اسے کوئی دیکھنے والا ہوتا ہے اور نہ گھر والوں میں سے۔ ان وجوہ سے لوگ برائی کو اختیار کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔ اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ کو زادِ راہ بنانے کی اس دعا کے ذریعے سے ہمیں تلقین کی ہے۔ اللہ کی پسند کے عمل اختیار کرنے کی دعا مانگی ہے۔

اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی ہے کہ اے اللہ، ہمارے لیے یہ سفر آسان کر دے، اس کی طوالت کو کم کر دے۔ دینی پہلو سے دعا کرنے کے بعد، یہ دعا سفر کے دنیوی پہلو کے متعلق سکھائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس سفر کو آسان کر دے۔ ایسی دعاؤں میں اگر ترتیبِ زمانی ہو تو ''دین'' اور ''آخرت'' بعد میں آئیں گے اور اگر ان کی اہمیت کے لحاظ سے ترتیب ہو تو دین و آخرت پہلے آئیں گے۔ اسی لحاظ سے اس دعا میں دنیوی پہلو کے بجائے پہلے دینی پہلو سے دعا کی گئی ہے۔ یعنی اپنی اہمیت کے اعتبار سے نیکی کا زادِ سفر، سفر کی آسانی کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے۔ یعنی اگر نیکی چلی گئی تو اس سے دونوں جہانوں کا نقصان ہے اور اگر سفر مشکل ہوا تو یہ صرف سفر کی ناکامی ہو گی۔

اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی ہے کہ۔اے اللہ تو سفر میں ہم مسافروں کا رفیق اور ہمارے پیچھے ہمارے گھر والوں کا مالک و آقا ہے۔ یہ الفاظ اس احساس کی وجہ سے زبان سے نکلے ہیں، جو آدمی لمبے سفر پر نکلتے ہوئے اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے بارے میں محسوس کرتا ہے۔ سفر میں مسافر تنہا جا رہا ہوتا ہے یا کم سے کم اپنے اہل خانہ سے جدا ہونے کا احساس اسے کمزور کر دیتا ہے۔ اور اپنی عدم موجودگی میں اسے اپنے اہلِ خانہ کے بارے میں اندیشہ رہتا ہے

کہ نہ جانے میرے بعدان کے ساتھ کیا ہو۔ ان احساسات کو زائل کرنے اور اس خوف سے امن واطمینان پانے کے لیے وہ اپنے گھر والوں اور اپنے آپ کو خدا کی سپرداری میں دے دیتا ہے۔ اس طرح سے کہ وہ اللہ سے اپنے لیے سفر میں ہمراہی طلب کرتا ہے اور گھر والوں کے لیے محافظت ونگرانی کی فریاد کرتا ہے۔

آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ ہم سفر کی مشقت، غم ناک مناظر، اور واپسی پر گھر میں اہل وعیال اور مال و دولت میں ہر طرح کیخرابی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

سفر کی مشقت سے صرف جسم کو تھکا دینے والی مشقت ہی مراد نہیں ہے، بلکہ اس میں وہ ذہنی تکان بھی شامل ہے، جو آدمی کو بڑے ارادوں کے باندھنے اور طویل سفر جیسے ہمت آزما معاملات میں دل شکستگی کا باعث بنتی ہے۔ غم ناک مناظر سے مراد سفر کے دوران میں پیش آنے والے حادثات ہیں، جن کا تعلق مسافر، اس کے اہلِ خانہ اور اس کے ہم سفروں سے ہے۔ اور واپسی پر اہلِ خانہ کی طرف سے کسی اندوہ ناک خبر کا پانا یا امر کا دیکھنا بھی اس میں شامل ہے۔

واپسی پر گھر کی خرابی کی وضاحت خود دعا ہی میں کر دی گئی ہے کہ ہم اہلِ خانہ اور مال و منال میں واپسی پر کوئی خرابی نہ پائیں اور ان کے بارے میں کوئی نقصان کی خبر نہ سنیں۔ یہ خرابی یا نقصان اللہ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے اور واپسی کے لیے ہمارے غلط فیصلے اور طریقے کی وجہ سے بھی۔ مراد یہ ہے کہ ہمیں اس سفر سے اس وجہ سے واپس نہ آنا پڑے کہ ہمیں گھر سے کسی کی وفات کی خبر ملے۔ یا پردیس میں کاروباری نقصان کی وجہ سے واپس جانا پڑے یا ہماری واپسی کا طریقہ اور فیصلہ ایسا ہو کہ ہمیں یہ نقصانات اٹھانا پڑیں۔

سفر کے موقع پر یہ دعا نہایت جامع و مانع ہے۔ اس میں سفر سے متعلق کم و بیش ہر پہلو سے دعا مانگی گئی ہے۔ دینی و دنیوی شر سے خدا کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سفر پر نکلتے وقت مسافر کے ذہن کی تیاری کی گئی ہے کہ کیسے مسائل سفر میں پیش آسکتے ہیں اور ان سب میں سہارا اگر کوئی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ والا صفات کا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com